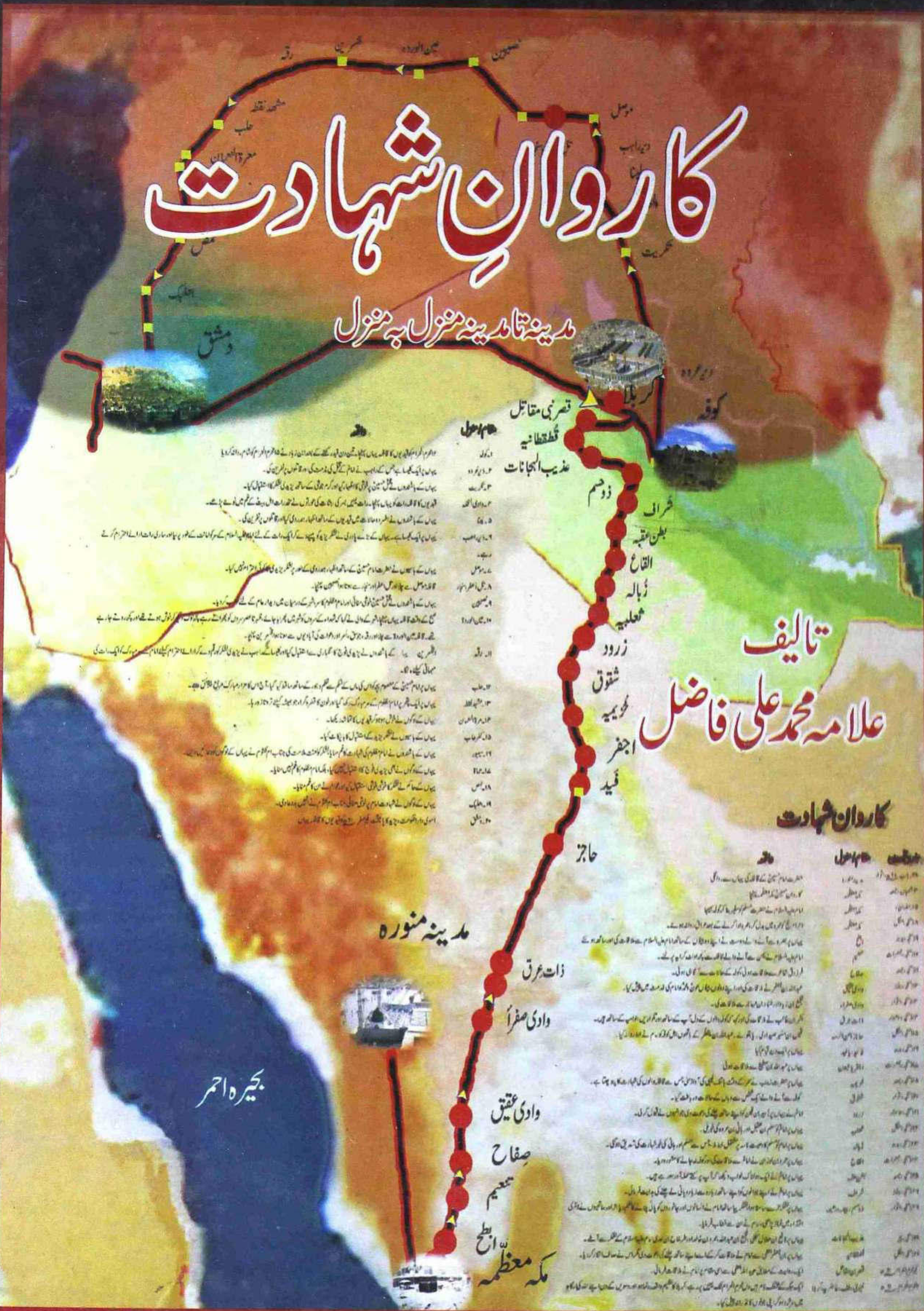

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّھدآء ابوعبد الله الحسين عليه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

بہر حال زہیر بن قین امام عالیمقام علیہ السلام کے ساتھ کربلا پہنچے اور افتخار اور اعزاز کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرما کر خدمت رسول میں سرخرو اور سرفراز ہو کر پیش ہوئے"

۱۳۔ ثعلبیہ
(منگل ۲۲/ذیحجہ سنہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد ص ۲۷۶) یہ جگہ بنی اسد کے ایک شخص "ثعلبہ" نامی سے منسوب ہے جس نے یہاں پانی کیلئے کنواں کھودا تھا، مکہ کے راستے پر شقوق کے بعد واقع ہے۔ یہاں ایک گاؤں تھا جو اب ختم ہو چکا ہے۔

(الامام الحسینؑ واصحابہ جلد ۱ ص ۱۹۶ میں ہے کہ) زُہیر بن قین کی ملاقات کے بعد امام عالی مقام علیہ السلام نے "زرود" سے کوچ فرمایا اور ۲۲/ذیحجہ بروز منگل بوقت غروب اسی جگہ پر پہنچے۔

مسلم بن عقیلؑ کی خبرِ شہادت

(ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ جلد ۲ ص ۷۳ میں ہے کہ)

عبداللہ بن سلیمان اور منذر بن مُشمعل اسدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مناسک حج بجالا چکے تو ہماری پہلی کوشش یہی تھی کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے آپ کو حضرت امام حسین علیہ السلام تک جا پہنچائیں اور ان کے حالات سے باخبر ہو جائیں، چنانچہ ہم نے جلدی جلدی سفر کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ منزلِ "زرود" پر پہنچ گئے، یہاں پر قیام کی غرض سے سامان اتارا، تو دیکھا کہ ناگاہ دور سے اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص گرد و غبار میں سے ظاہر ہوا، لیکن جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو اپنا اصل راستہ تبدیل کر لیا، امام علیہ السلام نے ایک لحہ تک تو انتظار کیا کہ اس سے ملاقات کریں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور امام نے اپنا سفر جاری رکھا۔

ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس شخص کے پاس جا کر کوفہ کے احوال و حوادث کے بارے میں معلوم کریں، چنانچہ ہم جلدی سے اس کے پاس گئے اور سلام کیا

اس نے کہا: وعلیکم السلام

ہم نے پوچھا: کون ہوتے ہو؟

ضوان اللہ کی طرف چلے گئے، اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا، اب ہماری ذمہ داری باقی رہ گئی ہے جسے ہم نے خوب نبھانا ہے۔

امام کے معنی؟

اسی منزلِ ثعلبیہ پر ایک شخص نے حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۷۱ ''یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ '' کے بارے میں سوال کیا، جس کے معنی ہیں ''ہم قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے''

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

''ایک امام یعنی پیشوا تو وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے اور لوگ بھی اس کا کہنا مان کر اس پر عمل کرتے ہیں اور ایک امام و پیشوا وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو ضلالت و گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اور لوگ اس کا کہنا مان کر اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں تو پہلا یعنی راہ راست والا گروہ بہشت میں اور دوسرا یعنی ضلالت و گمراہی والا گروہ جہنم میں ہوگا، اسی بارے میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے ''فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ '' ایک گروہ بہشت میں اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا (سوہ شوریٰ/۷)

ابو ہرہ ازدی کو جواب:

(سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۲۰۵) میں درج ہے کہ کوفہ کے رہنے والے ایک اور شخص ابو ہرہ ازدی نے اسی منزل پر ہنگامِ صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا اور عرض گزار ہوا:

''فرزند رسولؐ ! کیا چیز آپ کو حرم خدا اور حرمِ رسول خدا سے یہاں لے آئی ہے؟''

امام علیہ السلام نے فرمایا:

''ابو ہرہ! بنی امیہ نے ہمارا مال ہم سے چھین لیا، ہماری حرمت کا احترام دل سے نکال دیا، مگر میں نے صبر کیا، اب یہ لوگ میرے خون کے پیاسے ہیں جس کی وجہ سے میں حرم الٰہی کو الوداع کہہ کر ادھر کو آیا ہوں، خدا کی قسم یہ ظالم و طاغوتی گروہ مجھے قتل کر کے ہی رہے گا، جس کے نتیجے میں خداوند عالم ان کو ذلت کا لباس پہنائے گا، اور ان کے قتل کیلئے شمشیرِ بُرّاں فراہم کرے گا اور ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو ان کو قومِ سبا سے بھی زیادہ ذلیل و خوار کرے گا کہ ان پر ایک عورت نے حکومت کی تھی

اوران کے اموال اور خون کے سلسلے میں ذرہ بھر بھی رحم سے کام نہیں لیا تھا"

ایک اور شخص کو جواب:

(کافی ج ا ص ۳۹۸، بصائر الدرجات ص ۱۱ میں ہے کہ) یہیں پر کوفہ کے ایک اور شخص نے حضرت امام عالیمقام ؑ کے حضور شرفیاب ہو کر کچھ باتیں کیں تو امامؑ نے اس سے فرمایا:

"اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَقِيْتُکَ بِالْمَدِيْنَةِ لَاَرَيْتُکَ اَثَرَ جِبْرَآئِيْلَ فِيْ دَارِنَا وَنُزُوْلِهٖ بِالْوَحْيِ عَلٰى جَدِّيْ، يَا اَخَا اَهْلِ الْكُوْفَةِ! مِنْ عِنْدِنَا مُسْتَقَى الْعِلْمِ أَفَعَلِمُوْا وَجَهِلْنَا؟ هٰذَا مِمَّا لَا يَكُوْنُ"

تم یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہماری تمہاری ملاقات مدینہ میں ہوتی تو میں تمہیں اپنے گھر میں جبرائیل کے نشانات اور وقتِ وحی اس کے نزول کی جگہ دکھاتا، اے برادرِ کوفی! ہمارے ہی ہاں سے علم کے سوتے پھوٹتے ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ ان لوگوں کو تو سب کچھ کا علم ہو اور ہم بے خبر رہیں؟ یہ قطعاً ناممکن ہے۔

دخترِ مسلمؑ کی بے چینی

(کتاب الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۷۴ کے مطابق) امام عالیمقامؑ کے اسی قافلہ نور میں جہاں اور مخدراتِ عصمت وطہارت شریکِ سفر تھیں وہاں امام کی بیٹیوں کے ساتھ حضرت مسلمؑ کی ایک تیرہ (۱۳) سالہ بچی بھی تھی، جب امام علیہ السلام کو حضرت مسلمؑ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ سراپردۂ عصمت میں تشریف لے گئے اور اس معصوم بچی کو بلا کر پیار کیا، سر چوما اور دیر تک سر پر ہاتھ پھیرتے رہے، بچی نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کیا:

"فرزندِ رسولؐ! میرے ساتھ ایسے اظہارِ ہمدردی کر رہے ہیں جیسے یتیموں کے ساتھ کیا جاتا ہے، کہیں میرا ابا شہید تو نہیں ہو گیا؟"

امام علیہ السلام نے رو کر فرمایا:

"بیٹی گھبراؤ نہیں اگر مسلم اس دنیا میں نہیں رہے تو میں تمہارا باپ ہوں، میری بہن تمہاری ماں، میری بیٹیاں تمہاری بہنیں اور میرے بیٹے تمہارے بھائی ہیں"

معصوم بچی نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا، مسلم کے خاندان والوں نے بھی گریہ کرنا شروع کر دیا،

چونکہ امام علیہ السلام بھی اپنے ساتھیوں سمیت روانہ ہو چکے تھے کہ اثناءِ راہ میں انہیں عربوں کا ایک گروہ ملا، امامؑ نے ان سے راستے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہی کہا کہ: "ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے کہ نہ تو کہیں پر جا سکتے ہیں اور نہ ہی کہیں سے آسکتے ہیں"

امام نے بہر حال اپنا سفر جاری رکھا اور چونکہ حصین بن نمیر کے ساتھ چار ہزار کا لشکر تھا، اس نے ایک ہزار کا لشکر حُر بن یزید ریاحی کی کمان میں دے دیا جبکہ بعض روایات کے مطابق حُر ایک ہزار کا لشکر لیکر براہ راست کوفہ سے امام علیہ السلام کی نگرانی پر مامور ہوا۔

سلطان کم سپاہ فرزندِ رسول خداؐ کے قافلہ میں جو دو اسدی آدمی تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ "امامؑ کے قافلہ سے کسی نے راستے کے درمیان جبکہ ظہر کا وقت بھی قریب ہو رہا تھا، اچانک نعرہ تکبیر بلند کیا، امام علیہ السلام نے بھی "اللہ اکبر" کہا، اور ساتھ ہی پوچھا کہ "کس وجہ سے یہ نعرہ بلند کیا ہے؟" کہا مجھے وہ سامنے سے خرما کے کچھ درخت نظر آرہے ہیں!!، ان دونوں اسدیوں نے کہا "یہاں پر خرما کا ایک درخت بھی موجود نہیں ہے" امام علیہ السلام نے ان سے پوچھا: "تو پھر تم کیا سمجھتے ہو؟" انہوں نے کہا: "دشمن کے لشکر کے نیزے اور ان کے گھوڑوں کی گردنیں معلوم ہوتی ہیں"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "میں بھی یہی سمجھتا ہوں"

پھر پوچھا:

"آیا ادھر کہیں پر کوئی ایسی پناہ گاہ موجود ہے جہاں پر ہم جا کر اسے اپنی پشت پر قرار دیں اور دشمن ہمارے سامنے رہے اور صرف ایک ہی طرف سے ہم اس کے روبرو ہوں!!"

انہوں نے کہا: ہاں! یہاں سے بائیں جانب "ذوحُسَم" نامی ایک جگہ ہے، یہ سن کر امام علیہ السلام نے ادھر کو چلنے کا حکم دیا، جبکہ دشمن کی فوج بھی اُسی طرف کو بھاگے آرہی تھی، مگر امام کا قافلہ ان سے پہلے پہنچ چکا تھا۔

۱۸۔ ذوحُسَم
(اتوار، ۲۷/ ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مقتل الحسین مقرم ص۱۸۲) میں ہے کہ "ذوحُسَم" ایک پہاڑ کا نام ہے، جہاں نعمان بن منذر شکار کھیلا کرتا تھا۔

۲۷/ ذی الحجہ بروز اتوار امام علیہ السلام کا نوری کاروان اس منزل پر پہنچ گیا اور حکم دیا کہ یہیں پر خیمے نصب کئے جائیں۔

اولاد میری اولاد کی مانند ہیں، (کیونکہ میرے اور مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کی جدائی نہیں ہے، اس طرح تم میری اتباع کرو گے اور مجھے اپنے لئے اسوہ قرار دو گے) لیکن اگر تم نے عہد شکنی کی اور میری بیعت توڑ ڈالی تو مجھے اپنی جان کی قسم! یہ عمل تمہارے لئے کوئی نیا عمل نہیں ہوگا، اس لئے کہ تم نے میرے باپ علیؑ، میرے بھائی حسنؑ اور میرے چچازاد بھائی مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا ہے۔

پس جو شخص تمہاری باتوں پر اعتماد کرے گا وہ دھوکہ ہی کھائے گا، تم اپنے بخت سے منہ موڑلو گے اور اپنے اسلامی حصے کو ضائع کردو گے، جو شخص عہد شکنی کرے گا وہ اپنا نقصان کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد مجھے تم سے بے نیاز کردے گا۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

۲۰۔ رُہیمہ

معجم البلدان ج ۳ ص ۱۵۹ کے مطابق، ''رُہیمہ'' را کے پیش کے ساتھ، ایک چشمے کا نام ہے جو شام کی راہ پر کوفہ کے نزدیک واقع ہے۔

(مقتل الحسینؑ خوارزمی جلد ا، لہوف، مثیر الاحزان ابن نما، امالی صدوق مجلس ۳۰ حدیث اول) اس مقام پر اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص جس کا نام ''ابوہرم'' ہے، امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''فرزند رسولؐ! کس چیز نے آپ کو آپ کے نانا رسول خداؐ کے حرم میں نہیں رہنے دیا؟''

تو امامؑ نے فرمایا:

''اے ابوہرم! بنی امیہ نے میری حرمت کو پامال کیا، میں نے صبر کیا، میرے مال کو قبضہ میں لے لیا، تو میں نے تحمل کا مظاہرہ کیا، اب وہ میرے خون کے درپے ہو چکے ہیں، اسی وجہ سے میں نے امن خدا وندی کے حرم کو بھی خیرباد کہہ دیا ہے، خدا کی قسم یہ لوگ مجھے قتل کر کے ہی رہیں گے۔ اور جب وہ ایسا اقدام کریں گے تو خداوند عالم ان کے اجسام کو لباسِ مذلت سے ڈھانپ دے گا، ان پر خون آشام تلواروں کو مسلط کردے گا اور ان پر ایسے شخص کو حکمران کی صورت میں مسلط کرے گا جو انہیں ذلیل و



مسیر حرکت امام حسین(ع)